مقام

امام تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ

مسعود بن عمر سعد الدین التفتازانی

المولود_۷۲۲ھ المتوفی_۷۹۱ھ

رشحاتِ قلم

عنایت اللہ عینی

دار الامام الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

+923139321056

پشاور_پاکستان

مقام امام تفتازانیؒ

مسعود بن عمر سعدالدین التفتازانی

المولود-۷۲۲ھ

المتوفی-۷۹۱ھ

رشحاتِ قلم

عنایۃ اللہ عینی

دارالامام الاعظمؒ

پشاور ــ پاکستان

فہرست

مقام امام تفتازانیؒ

* تمہید......................................7

* سبب تالیف..................................8

* تعارف امام تفتازانیؒ...........................9

* واقعۂ طالب علمی............................10

* ذہانت وفطانت..............................12

* امام تفتازانیؒ کی مقبولیت.....................12

* اسلامی نصاب تعلیم میں کتب امام تفتازانی........13

* مقام ومنزلت................................13

* ائمہ اسلام اور مقام امام تفتازانیؒ.................15

* امام ابن خلدونؒ [ت:۸۰۸] 15

* امام ابن حجر العسقلانیؒ [ت:۸۵۲]...............16

* امام ابن الہمامؒ [ت:۸۶۱]......................16

....

فہرست

مقام امام تفتازانیؒ

*امام ابن امیر الحاجؒ [ت:۸۷۹]....................17

* امام ابوالحسن المرداویؒ [ت:۸۸۵]................17

* امام جلال الدین السیوطیؒ [ت:۹۱۱]................18

* امام شہاب الدین القسطلانیؒ [ت:۹۲۳]............18

* امام شمس الدین الداؤدیؒ [ت:۹۴۵]...............19

* امام شہاب الدین الرملیؒ [ت:۹۵۷]...............19

* امام طاشکبری زادہؒ [ت:۹۶۸].....................19

* امام ابن نجیم المصریؒ [ت:۹۷۰]..................20

* امام امیر بادشاہ الحنفیؒ [ت:۹۷۲]................20

* امام ابن حجر الہیتمیؒ [ت:۹۷۴]....................20

* امام ملا علی القاریؒ [ت:۱۰۱۴]....................21

* امام بہاء الدین العاملیؒ [ت:۱۰۳۱]...............21

....

فہرست

مقام امام تفتازانیؒ

* امام عبدالرؤف المناویؒ [ت:۱۰۳۱]................21

* امام شہاب الدین الخفاجیؒ [ت:۱۰۶۹]................22

* امام احمد الاَدنہ ویؒ [ت:۱۱۰۰]......................22

* امام شمس الدین الغزیؒ [ت:۱۱۶۷]..................23

* علامہ شوکانیؒ [ت:۱۲۵۰]..........................23

* تصانیف امام تفتازانیؒ.............................24

* کتب امام تفتازانیؒ کی مقبولیت.......................26

* طلبائے دولت عثمانیہ کی کتب تفتازانی میں رغبت.....26

* عصر حاضر کے شذوذ الناس کا شبہ..................28

* جواب شبہ..29

* مؤلف عنایۃ اللہ عینی کی توجیح.......................30

* مثال اول، قول امام اعظمؒ [ت:۱۵۰]..............31

....

فہرست

مقام امام تفتازانیؒ

* مثال دوم ، قول شیخ ابن تیمیہؒ [ت:۷۲۸]............33
* شیخ ابن تیمیہؒ پر مؤلف عنایۃ اللہ عینی کی رائے......35
* امام تفتازانیؒ کی موہم عبارت پر تبصرہ..............36
* شرح العقائد کی شرف قبولیت................40
* شرح العقائد کی شروحات وحواشی کی فہرست.........41
* امام تفتازانیؒ حنفی تھے..........................46
* وجہ اول..............................46
* وجہ دوم..............................47
* وفات..............................49

....

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقام امام تفتازانیؒ [ت:۷۹۱]

تمہید

دین اسلام کے خصائص میں سے ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اس میں خداوند متعال جل مجدہ نے اتنی کثرت سے اپنے نائبین و وارثان رسول ﷺ مبارک بھیجے ہیں، کہ اس سے پہلے کسی نبی یا کسی رسول علیہ السلام کی امت میں وارد نہیں تھے۔

بلاشبہ دین اسلام کے یہ جانشین حضرات آسمان علم کے وہ چمکتے ستارے ہیں، جن کے اجالوں میں راہیان اسلام عازم بمنزل ہوتے ہیں۔ان میں کچھ ستارے اپنی ضیاء پاشیوں میں کہیں بڑھ کر ثابت ہوتے ہیں، جن کی علمی تابانیوں میں راہ گیرِ علم، گھٹاٹوپ اندھیروں میں دن کے اجالے جیسے سوئے سفر ہوتے ہیں۔ ہاں آسمان علم کے ان روشن ستاروں میں ایک دمکتا تابناک ستارۂ علم ذات امام تفتازانیؒ [ت:۷۹۱] ہے۔

....

سبب تالیف

امام تفتازانیؒ ایک ہمہ گیر عالمی شخصیت ہیں، آپؒ کی امت مسلمہ پر گہرے اثرات مرتب ہیں، چہار دانگ عالم آپؒ کی علمی تحقیقات سے مستفید ہوچکے ہیں اور یہ سلسلۂ علم تاہنوز جاری وساری ہے، لیکن اس پرفتن زمانے میں جہاں امام تفتازانیؒ سے ایک دنیا روشن ہورہی ہے، وہاں پر ایک آدھ طعن بھی شروع ہونے لگا ہے۔ موقع کی نزاکت کے پیش نظر دل میں خیال آیا کہ سیدی امام تفتازانیؒ کے متعلق ائمہ اسلام کی آراء کو قلم بند کرکے خریداران یوسف میں مثل عجوزہ بھی ہوجائیں جو سر پر روئی لادکر محبین یوسف کے قطار میں کھڑی ہوئی تھی، تو زہے نصیب۔ فقط

عنایۃ اللہ عینی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف امام تفتازانیؒ

امام تفتازانیؒ کا پورا نام مسعود بن عمر بن عبداللہ سعد الدین التفتازانی ہے(۱)۔آپؒ ۷۲۲ھ(۲) کو شہرِ نسا کے ایک قصبہ تفتازان میں پیدا ہوئے تھے(۳)۔آپؒ نے امام عضد الدین ایجیؒ [ت:۷۵۶] اور امام قطب الدین رازیؒ [ت:۷۶۳] کے سامنے زانوئے تلمذ طے کئے تھے(۴)۔

....

۱)۔السیوطی،عبدالرحمن بن ابی بکر،جلال الدین[ت:۹۱۱] بغیۃ الوعاۃ فی طبقات النحاۃ رقم:۱۹۹۲، ۲/۲۸۵

۲)۔طاشکبری زادہ،احمد بن مصطفی،ابو الفلاح[ت:۹۶۸] مفتاح السعادۃ ۱/۱۶۶۔الشوکانی، محمد بن علی،غیر المقلد[ت:۱۲۵۰] البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع ۲/۳۰۳۔

۳)۔الحموی،یاقوت بن عبداللہ ، ابو عبداللہ [ت:۶۲۶] معجم البلدان ۳۵۲۔ابن الاثیر علی بن محمد، ابو الحسن [ت:۶۳۰] اللباب فی تہذیب الانساب ص ۲۱۸۔

۴)۔السیوطی،عبدالرحمن بن ابی بکر، جلال الدین [ت:۹۱۱] بغیۃ الوعاۃ:۱۹۹۲، ۲/۲۸۵۔

واقعۂ طالب علمی

طالب علمی کی ابتدائی عمر میں امام تفتازانیؒ بڑے کند ذہن تھے، سخت محنت اور لگن سے پڑھنے کے باوجود بھی پڑھائی میں اپنے ہم جماعت ساتھیوں میں سب سے زیادہ کمزور اور کم فہم امام تفتازانیؒ ہی تھے۔ ان کی یہ کند ذہنی ان کی جماعت میں ضرب المثل بن چکی تھی۔

ایک دن (خواب میں) ان کی خلوت گاہ میں ایک شخص داخل ہوئے اور امام تفتازانیؒ سے کہا کہ چلو باہر سیر کو جاتے ہیں۔ امام تفتازانیؒ نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے سیر سپاٹے کیلئے پیدا نہیں کیا گیا، مجھے سبق یاد نہیں ہوتا، تو سیر کرنے کیسے جاؤں کہ میں مطالعہ نہیں کرسکتا۔ اس بندے کی تین دفعہ اصرار پر بھی امام تفتازانیؒ مسلسل انکار پر مصر تھے، بالآخر اس بندے نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ مبارک آپ کو بلارہے ہیں۔ یہ سننا تھا کہ امام تفتازانیؒ پریشانی کی حالت میں ننگے پاؤں باہر کی طرف دوڑے، اور علاقے سے باہر درختوں کی

....

کی طرف گئے ، وہاں پر حضور نبی اکرم ﷺ مبارک اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معیت میں درختوں کے نیچے جلوہ افروز تھے ، اور حضور پاک ﷺ مبارک نے امام تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ کو تبسم فرماتے ہوئے فرمایا کہ ہم تجھے بار بار بلا رہے تھے لیکن تم نہیں آئے۔ انھوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے پتا نہیں تھا کہ آپ یہاں جلوہ افروز ہیں ، درحقیقت میرا حافظہ بہت کمزور ہے مجھے سبق یاد نہیں رہتا۔ آنحضرت ﷺ مبارک نے یہ سن کر انہیں اپنا منہ کھولنے کو کہا اور اس میں اپنا لعاب مبارک ڈال کر انہیں دعا دی ، اور انہیں ذہانت کی بشارت دی۔

امام تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ جب واپس لوٹے تو ان کو علم و نور کا احساس ہوا۔ صبح جب اپنی جماعت تشریف لے آئے اور سبق کو فرفر سنانے لگے تو ان کے ساتھی ان پر حیران ہوئے اور (انکے خواب کا واقعہ سن کر خوشی سے) ان کے استاد امام عضدالدین ایجی رحمۃ اللہ علیہ [ت:۷۵۶] رودیئے ، اور امام تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا کہ بیشک تو نے اپنے ماضی کو بدل دیا ہے۔ پھر ان کو اپنے مسند پر بٹھاکر

....

اس دن سے ان کی عزت وتوقیر کرنے لگے (۵)۔

ذہانت وفطانت

شاید یہ واقعہ ان کی صغر سنی کا ہے، کیونکہ اس کے بعد انھوں نے اپنی سولہ سال عمر میں سب سے پہلے علم صرف کی مشہور کتاب زنجانی کی شرح لکھی، جو التفتازانی شرح الزنجانی فی علم الصرف کے نام سے مشہور ہوئی (۶)۔

امام تفتازانیؒ کی مقبولیت

امام تفتازانیؒ کو اللہ تعالی نے چہاردانگ عالم میں شہرت وعزت عطاء فرمائی ہے۔ آپ کی قابلیت اور قبولیت کی بین دلیل یہ ہے کہ آپ کی کتب کو امت مسلمہ کے ہر ملک، ہر شہر، ہر علاقہ اور ہر مدرسہ میں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں۔

....

۵)۔ ابن العماد الحنبلی، عبدالحی بن احمد، ابوالفلاح [ت:۱۰۸۹] شذرات الذھب فی اخبار من ذھب ۵۴۹/۸۔

۶)۔ ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی، ابوالفضل [ت:۸۵۲] الدرر الکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ رقم ۲۳۰۰، ۱۱۲/۶۔

اسلامی نصاب تعلیم میں کتب امام تفتازانیؒ

امام تفتازانیؒ واحد عالم دین اور امام گزرے ہیں کہ جن کی پانچ کتابیں اسلامی نصاب تعلیم میں شامل ہیں۔ اتنی تعداد میں کسی ایک عالم دین کی کتب داخل نصاب نہیں ہیں۔

* المطول
* مختصر المعانی
* التلویح علی التوضیح
* شرح العقائد النسفیۃ
* تہذیب المنطق والکلام

ان کتابوں کے سینکڑوں حواشی اور شروحات لکھی جا چکی ہیں، جن کے لکھنے والے اپنے اپنے زمانے کے بڑے اور مستند علماء مانے گئے ہیں۔

مقام و منزلت

امام تفتازانیؒ کی جلالت شان، بلند مرتبہ اور امامت پر امت مسلمہ کی تلقی بالقبول حاصل ہے، آج تک کسی بھی

....

صحیح العقیدہ، اہل السنۃ عالم دین نے ان پر طعن و تشنیع نہیں فرمائی اور نہ ہی ان کو کسی بات پر مورد الزام ٹھہرایا ہے۔ بلکہ سبھی اہل حق اہل علم ان کی عظمت شان ورفعت مقام کے قائل ہیں۔

....

ائمہ اسلام اور مقام امام تفتازانیؒ

امام ابن خلدون[ت:۸۰۸]

چنانچہ امام ابن خلدونؒ [ت:۸۰۸] امام تفتازانیؒ کے متعلق رقمطراز ہیں کہ "مجھے ملک مصر میں شہر ہرات کے اکابر علماء میں سے ایک عالم دین جو سعد الدین تفتازانی کے نام سے مشہور ہیں، ان کا علم عقلیات جیسے علم کلام، علم اصول فقہ اور علم بیان پر متعدد کتابوں کا علم ہوا، جن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کو ان علوم میں بہت زیادہ مہارت تامہ حاصل تھی۔

ولقد وقفت بمصر على تآليف فى المعقول متعددة لرجل من عظماء هرات من بلاد خراسان يشتهر بسعد الدين التفتازانى، منها فى علم الكلام، واصول الفقه، والبيان، وقد تشهد بان له ملكة راسخة فى هذه العلوم(۷)۔

....

۷)۔ ابن خلدون، عبدالرحمن بن محمد، ابو زید [ت:۸۰۸] تاریخ ابن خلدون ۱/۶۳۳۔

امام ابن حجر العسقلانیؒ [ت:۸۵۲]

امام ابن حجر العسقلانیؒ [ت:۸۵۲] لکھتے ہیں کہ امام تفتازانیؒ ایک بڑے عالم تھے ...... اور ان پر مشرقی علاقہ جات میں، بلکہ پوری اسلامی دنیا میں علم بلاغت اور علم عقلیات کی انتہاء ہوئی تھی، ان علوم میں انکے پائے کا دوسرا کوئی نہیں تھا۔ مسعود بن عمر التفتازانی العلامة الکبیر....وقد انتهت الیه معرفة العلوم البلاغة والمعقول بالمشرق، بل بسائر الامصار لم یکن له نظیر فی معرفة هذه العلوم (۸)۔

امام ابن الہمامؒ [ت:۸۶۱]

امام ابن الہمامؒ [ت:۸۶۱] امام تفتازانیؒ کو اپنی کتاب فتح القدیر شرح الهدایة میں جگہ جگہ پر "العلامة، المحقق"

....

۸)۔ ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی، ابو الفضل [ت:۸۵۲] الدرر الکامنة فی اعیان المائة الثامنة رقم الترجمة: ۲۳۰۰، ۱۱۲/۶۔

اور "الفاضل" کہتے ہیں (۹)۔

امام ابن امیر الحاج ؒ [ت:۸۷۹]

امام ابن امیر حاج ؒ [ت:۸۷۹] بھی امام تفتازانی ؒ کو اپنی کتاب التقریر والتحبیر میں کئی بار "المحقق" کا لفظ استعمال کرچکے ہیں (۱۰)۔

امام ابو الحسن المرداوی ؒ [ت:۸۸۵]

امام ابو الحسن علی مرداوی حنبلی [ت:۸۸۵] امام تفتازانی ؒ کو "العلامة" کے لقب سے پکار چکے ہیں (۱۱)۔

....

۹)۔ ابن الہمام، محمد بن عبدالواحد، کمال الدین السیواسی [ت:۸۶۱] فتح القدیر شرح الہدایۃ ۱۵۳/۸، ۳۳۲، ۱۰۳/۱۰۔

۱۰)۔ ابن امیر حاج، محمد بن محمد، ابو عبداللہ [ت:۸۷۹] التقریر والتحبیر علی شرح التحریر ۲۲/۱ تا ۱۵۷۔

۱۱)۔ المرداوی، علی بن سلیمان، ابو الحسن [ت:۸۸۵] التحبیر شرح التحریر ۱۰۸۹/۳۔

امام جلال الدین السیوطیؒ [ت:۹۱۱]

امام تفتازانیؒ کے متعلق امام جلال الدین سیوطیؒ [ت:۹۱۱] لکھتے ہیں کہ امام تفتازانیؒ مشرقی علاقہ جات میں سب سے بڑے عالم تھے۔ مسعود بن عمر بن عبد الله الشیخ سعد الدین التفتازانی الامام، العلامة .... وانتهت اليه معرفة العلوم بالمشرق(۱۲)۔

امام شہاب الدین القسطلانیؒ [ت:۹۲۳]

امام شہاب الدین قسطلانیؒ [ت:۹۲۳] امام تفتازانیؒ کو اپنی شرح بخاری میں "المولی، العلامة، المحقق،" وغیرہ کے القابات سے ذکر کرچکے ہیں(۱۳)۔

....

۱۲)۔ السیوطی، عبدالرحمن بن ابی بکر، جلال الدین [ت:۹۱۱] بغیۃ الوعاۃ ۱۹۹۲، ۲/۲۸۵۔

۱۳)۔ القسطلانی، احمد بن محمد، ابو العباس [ت:۹۲۳] ارشاد الساری بشرح الجامع الصحیح للبخاری ۱/۵، ۸۶، ۱۰۵۔

امام شمس الدین الداؤدیؒ [ت:۹۴۵]

امام شمس الدین داؤدیؒ [ت:۹۴۵] امام تفتازانیؒ کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ مشرق میں ان پر علم کی انتہاء ہو چکی تھی۔ وانتهت اليه معرفة العلوم بالمشرق [۱۴]۔

امام شہاب الدین الرملیؒ [ت:۹۵۷]

امام رملیؒ [ت:۹۵۷] امام تفتازانیؒ کو "المحقق" کہتے ہیں [۱۵]۔

امام طاشکبری زادہؒ [ت:۹۶۸]

امام تفتازانیؒ کو امام طاشکبری زادہؒ [ت:۹۶۸] نے اپنی کتاب میں "المولی، العلامة" کے لقب سے ذکر کیا ہے [۱۶]۔

....

۱۴)۔ الداؤدی، محمد بن احمد، شمس الدین [ت:۹۴۵] طبقات المفسرین: ۶۳۰، ۳۱۹/۲۔

۱۵)۔ الرملی، احمد بن حمزة، شہاب الدین [ت:۹۵۷] فتاوی الرملی ۲۱۷/۴۔

۱۶)۔ طاشکبری زادہ، احمد بن مصطفی، ابو الخیر [ت:۹۶۸] الشقائق النعمانیة فی علماء دولة العثمانیة، ۳۸/۱۔

امام ابن نجیم المصریؒ [ت:۹۷۰]

امام ابن نجیمؒ [ت:۹۷۰] نے اپنی کتاب امام تفتازانیؒ کو کئی مقام پر "المحقق" کہا ہے (۱۷)۔

امام امیر بادشاہ الحنفیؒ [ت:۹۷۲]

امام امیر بادشاہ الحنفیؒ [ت:۹۷۲] نے امام تفتازانیؒ کو "العلامۃ، المحقق" کے القابات کے ساتھ ذکر کیا ہے (۱۸)۔

امام ابن حجر الہیتمیؒ [ت:۹۷۴]

امام تفتازانیؒ کو امام ابن حجر الہیتمیؒ [ت:۹۷۴] نے اسلام کا محقق، علمی میدان کا شہسوار، باطل کے دلائل کا قلع قمع کرنے والا اور اپنے علم کی ضیاء تابانیوں سے شبہات کو ختم کرنے والا گردانا ہے۔ "محقق الاسلام و فارس میدانہ، ممیت حجۃ

....

۱۷)۔ ابن نجیم المصری، زین الدین بن ابراہیم [ت:۹۷۰] البحر الرائق ۱/۱۷۸۔

۱۸)۔ امیر بادشاہ الحنفی، محمد امین بن محمود البخاری [ت:۹۷۲] تیسیر التحریر ۱/ ۲، ۱۳۔

الظلام وکشاف شبہ عن علیاء ضیائہ "[۱۹]۔

امام ملا علی القاریؒ [ت: ۱۰۱۴]

امام ملا علی القاریؒ [ت: ۱۰۱۴] نے امام تفتازانیؒ کو خراج عقیدت دیتے ہوئے لکھا ہے کہ " المحقق الصمدانی، المولی سعد الملۃ والدین التفتازانی "[۲۰]۔

امام بہاء الدین العاملیؒ [ت: ۱۰۳۱]

امام بہاء الدین العاملیؒ [ت: ۱۰۳۱] نے بھی سیدی امام تفتازانیؒ کو "المحقق اور العلامۃ" کے القابات سے موسوم کیا ہے[۲۱]۔

امام عبدالرؤف المناویؒ [ت: ۱۰۳۱]

امام مناویؒ [ت: ۱۰۳۱] امام تفتازانیؒ کے بارے

....

۱۹)۔ ابن حجر الہیتمی، احمد بن محمد، ابو العباس [ت: ۹۷۴] الفتاوی الحدیثیۃ ص ۳۸۔

۲۰)۔ الملا علی القاری، علی بن سلطان محمد، ابو الحسن [ت: ۱۰۱۴] مرقاۃ المفاتیح ۲/۷۷۔

۲۱)۔ العاملی، محمد بن الحسین، بہاء الدین [ت: ۱۰۳۱] الکشکول ۱/۳۴۶، ۲/۲۲۔

میں "العلامة" اور "المولیٰ" کہتے ہوئے قائل ہیں (۲۲)۔

امام شہاب الدین الخفاجیؒ [ت:۱۰۶۹]

امام شہاب الدین خفاجیؒ [ت:۱۰۶۹] امام تفتازانیؒ کو "الفاضل" اور "المحقق" کہتے ہیں (۲۳)۔

امام احمد الاَدنہ ویؒ [ت:۱۱۰۰]

امام اَدنہ ویؒ [ت:۱۱۰۰] امام تفتازانیؒ کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ "سعد الحق والدین، مسعود بن عمر التفتازانی الفارقی، المعروف المشهور الامام المحقق الحبر المدقق سلطان العلماء الکبار والمصنفین وارث علوم الانبیاء والمرسلین (۲۴)۔

....

۲۲)۔ المناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین [ت:۱۰۳۱] فتح القدیر ۱/۲۰۴، ۴۶۴۔

۲۳)۔ الخفاجی، احمد بن محمد، شہاب الدین [ت:۱۰۶۹] عنایۃ القاضی ۱/۳۰۳، ۴۴۰۔

۲۴)۔ الادنہ وی، احمد بن محمد [ت:۱۱۰۰] طبقات المفسرین ص ۳۰۱۔

امام شمس الدین الغزیؒ [ت:۱۱۶۷]

امام شمس الدین الغزیؒ [ت:۱۱۶۷] امام تفتازانیؒ کے متعلق لکھتے ہیں کہ الإمام العالم العلامة المحقق المدقق البليغ(۲۵)۔

علامہ شوکانیؒ [ت:۱۲۵۰]

علامہ شوکانیؒ [ت:۱۲۵۰] ملازادہؒ [ت:۹۰۰] کے حوالے سے امام تفتازانیؒ کے متعلق لکھتے ہیں "أستاذ العلماء المتأخرين وسيد الفضلاء المتقدمين مولانا سعد الملة والدين معدل ميزان المعقول والمنقول مفتح أغصان الفروع والأصول أبي سعيد مسعود ...... التفتازاني(۲۶)۔

....

۲۵)۔ الغزی، محمد بن عبد الرحمن ، ابو المعالی [ت:۱۱۶۷] دیوان الاسلام ۳/۲۴۔

۲۶)۔ الشوکانی، محمد بن علی ، غیر المقلد [ت:۱۲۵۰] البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع ۲/۳۰۴۔

تصانیف امام تفتازانیؒ

امام تفتازانیؒ نے دو درجن سے زیادہ کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، جن میں سے کئی ایک کتب شروع زمانہ سے آج تک اسلامی نصاب تعلیم کا حصہ بنی ہوئی ہیں۔ ذیل میں ان کے چند ایک کتب مع ان کی تاریخ تالیف ذکر کئے جاتے ہیں۔

* شرح الزنجانی، ۷۳۸ھ
* المطول، ۷۴۸ھ
* مختصر المعانی، ۷۵۶ھ
* شرح القطبی، ۷۵۷ھ
* التلویح شرح التوضیح، ۷۵۸ھ
* شرح العقائد النسفیہ، ۷۶۸ھ
* فتاوی الحنفیۃ، ۷۶۹ھ
* حاشیۃ شرح مختصر الاصول، ۷۷۰ھ
* مفتاح الفقہ، ۷۷۲ھ
* شرح الارشاد، ۷۷۴ھ

....

* رسالۃ الاکراہ ،۸۷۷ھ

* ارشاد الھادی فی النحو ،۸۷۷ھ

* کتاب الاربعین ،

* شرح المقاصد، ۷۸۴ھ

* النعم السوابغ فی شرح الکلم النوابغ ،

* شرح تلخیص الجامع ،۷۸۶ھ

* تفسیر کشف الاسرار وعدۃ الابرار (فارسی) ،

* تہذیب المنطق والکلام ،۷۸۹ھ

* تلخیص شرح الغجدوانی للجامع الکبیر للخلاطی فی فروع الحنفی ،

* شرح المفتاح (الفن الثالث) ،۷۸۹ھ

* شرح الکشاف ،۷۸۹ھ [۲۷]۔ وغیرہ

....

۲۷)۔ حاجی خلیفۃ، مصطفی بن عبداللہ ، القسطنطینی [ت:۱۰۶۷] کشف الظنون ۱/۱، ۴۷۲، تا ۲/ ۱۷۸۰۔ ابن العماد الحنبلی، عبدالحی بن احمد، ابو الفلاح [ت:۱۰۸۹] شذرات الذہب فی اخبار من ذہب ،۸/۵۴۷، ۵۴۸۔ الشوکانی ، محمد بن علی ، غیر المقلد [ت:۱۲۵۰] البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع ، ۲/۳۰۳، ۳۰۴۔

کتب امام تفتازانیؒ کی مقبولیت

ان میں سے ان کی ہر کتاب اپنے موضوع پر ایک مستند ماخذ اور بنیادی حیثیت کی کتاب مانی گئی ہے، ہر دور اور ہر زمانہ میں ان کی سینکڑوں شروح و حواشی لکھی جا چکی ہیں۔ اور ہر عصر میں علماء و طلباء میں ان کی کتب کی رغبت سے درس وتدریس کرتے چلے آرہے ہیں۔

طلبائے دولت عثمانیہ میں کتب امام تفتازانی کی رغبت

چنانچہ امام طاشکبری زادہؒ [ت:۹۶۸] امام تفتازانیؒ کی کتب کو طلباء دولت عثمانیہ مرحومہ کی رغبت اور ان کتب کی درس وتدریس کی کثرت کا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ "امام شمس الدین محمد بن حمزۃ الفناریؒ [ت:۸۳۴] قاضی بورصہ کے زمانۂ قضاوت میں طلباء کی امام تفتازانیؒ کی کتب کو پڑھنے کی رغبت کی وجہ سے ان کی کتابیں کم پڑگئیں، جب ان کی کتابوں کی مانگ زیادہ ہوئی، تو قاضی فناریؒ کو مدارسِ دولت عثمانیہ کے کے طلباء کو وقتی طور پر مزید ایک دن کی چھٹی مجبورا دینی پڑی

....

حالانکہ ان کو ہفتے میں دو دن جمعہ اور بدھ پہلے سے ہی چھٹی ملتی تھی، لیکن امام تفتازانیؒ کی کتابوں کی مقبولیت اور درس وتدریس کیلئے کثرت رغبت سے ان کی کتابوں کا قحط پڑگیا تھا، جنہیں وقتی طور پر ہفتہ وار تین چھٹیوں میں نقل کتابت کے ذریعے پورا کرنے لگے تھے"(۲۸)۔

....

۲۸)۔ طاشکبری زادہ، احمد بن مصطفی، ابوالخیر[ت:۹٦۸] الشقائق النعمانیۃ فی علماء دولۃ العثمانیۃ ۱۹/۱۔

عصر حاضر میں شذوذ الناس کا شبہ

یاد رہے امام تفتازانیؒ کی کتب صدیوں سے امت میں پڑھتے پڑھائے جارہے ہیں، تاہم کسی بھی عالم دین نے ان کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا تھا۔ البتہ آج کل کے کچھ شذوذ الناس امام تفتازانیؒ کو ان کی ایک دو عبارات کی وجہ سے مطعون اور ضال مضل ٹھہرا رہے ہیں کہ انھوں نے سیدنا امیر معاویہؓ کی ہتک کی ہے، اور دوسری یہ کہ ان کی کتاب شرح العقائد النسفیۃ فلسفہ کی مغلطات سے بھری پڑی ہے۔

دراصل ان لوگوں کے سامنے سیدی امام تفتازانیؒ کی دو کتب مختصر المعانی اور شرح العقائد النسفیۃ کی ایک دو عبارات سامنے آئی ہیں۔ پہلی عبارت مختصر المعانی کی ہے کہ انھوں نے بحثِ مسند الیہ بالعلم میں تعظیم و توہین کیلئے مثال "رکب علی وہرب معاویۃ" استعمال کی ہے، جس میں صاف طور پر حضرت سیدنا امیر معاویہؓ کی گستاخی ہے، اور کہا ہے کہ علی، علو سے ہے اور معاویہ، عواء الذئب سے مشتق ہے، جس کا مطلب بھیڑئے

....

کا چلانا ہے۔

جوابِ شبہ

امام محمد بن عرفۃ الدسوقیؒ [ت: ۱۲۳۰] اسکے جواب میں لکھتے ہیں کہ علی و معاویہ جس طرح دو اسماء ہیں، اسی طرح یہ دو القاب بھی ہیں، یہاں پر یہ دوونوں الفاظ القاب کے اعتبار سے صحیح آتے ہیں۔ إن التمثیل بعلی ومعاویۃ علی اعتبار أنهما لقبان فإنهما کما یصح اعتبارهما اسمین، یصح اعتبارهما لقبین [۲۹]۔ حضرت دسوقیؒ [ت: ۱۲۳۰] کی غرض یہ ہے کہ یہاں پر امام تفتازانیؒ نے صحابیِ رسول ﷺ مبارک کا ذکر بطور ان کے اسم گرامی نہیں کیا ہے، بلکہ ایک عام لقب کے طور پر ایسے ہی مثال کیلئے ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ امام تفتازانیؒ خود لکھتے ہیں کہ مسند الیہ بالعلَم کبھی کسی کی تعظیم اور اہانت کیلئے بھی مستعمل ہوتی ہے جیسے کہ القاب صالحہ وغیرہ۔ أو تعظیم أو

....

۲۹)۔ الدسوقی، محمد بن عرفۃ [ت: ۱۲۳۰] الحاشیۃ علی مختصر المعانی ص ۵۰۷۔

إهانة كما في الالقاب الصالحة لذلك (۳۰)۔

یاد رہے یہاں پر سیدی شیخ الہند رحمہ اللہ [ت:۱۳۳۹] نے اس مثال کو سوء ادب قرار دینے کے باوجود بھی مؤلف کو ضال و مضل نہیں کہا، بلکہ فرمایا کہ یہ ان کی شان کے مناسب نہیں تھا کہ سیدی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر ایسی جرات کی ہے، اگر بالفرض ہم اس مثال کو ان پر حمل نہ بھی کریں تب بھی اس میں سیدی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سوء ادبی کی وہم ہے (۳۱)۔

مؤلف عنایۃ اللہ عینی کی توضیح

میں فقیر الی اللہ الغنی عنایۃ اللہ عینی عرض پرداز ہوں کہ جب کبھی امت مسلمہ کے کسی مقبول عالم دین سے ایسی کوئی نامناسب بات سرزد ہو جائے، تو امت کی ان پر تلقی بالقبول اور

....

۲۹)۔ الدسوقی، محمد بن عرفۃ [ت:۱۲۳۰] الحاشیۃ علی مختصر المعانی ص ۵۰۷۔

۳۰)۔ التفتازانی، مسعود بن عمر، سعد الدین [ت:۷۹۱] مختصر المعانی ص ۱۴۵۔

۳۱)۔ شیخ الہند، محمود حسن الدیوبندی [ت:۱۳۳۹] الحاشیۃ علی مختصر المعانی ص ۱۴۵۔

ان کی جلالت شان کے پیش نظر، ان کی دوسری تحریرات اور اقوال کی طرف ذہاب کرنا چاہیئے، تاکہ ان کی دیگر تحریرات اور اقوال کی روشنی میں مسئلہ کو سمجھا جاسکے۔

مثال اول، قول امام اعظمؒ [ت:۱۵۰]

جیسا کہ سیدی امام اعظمؒ [ت:۱۵۰] سے الفقہ الابسط میں ایک عبارت منقول ہے کہ "جو کہے مجھے نہیں معلوم کہ میرا رب آسمان میں ہے یا زمیں پر، تو اس نے کفر کیا۔ اسی طرح اگر کوئی کہے کہ وہ عرش پر ہے، لیکن مجھے نہیں معلوم کہ عرش آسمان میں ہے یا زمین پر (تو اس نے بھی کفر کیا)۔

"من قال لا اعرف ربي فی السماء او فی الارض فقد کفر۔ وکذا من قال انه علی العرش، ولا ادری العرش أفی السماء او فی الارض" (۳۲)۔

....

۳۲۔ الامام الاعظم، نعمان بن ثابت، ابو حنیفۃ [ت:۱۵۰] الفقہ الابسط، ضمن العقیدۃ وعلم الکلام للامام الکوثریؒ [ت:۱۳۷۱] ص ۶۰۷۔

اس مُوہم عبارت کو سمجھنے کیلئے ہم نے امام اعظمؒ [ت:۱۵۰] کی دوسری تالیف کتاب الوصیۃ میں معلوم کیا کہ امام اعظمؒ کی اس سے کیا مراد ہے۔ چنانچہ انکی اس دوسری کتاب کی عبارت اس موہم قول کی واضح تفسیر بیان کرتی ہے۔ کہ ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالی بغیر کسی حاجت و استقرار کے عرش پر مستوی ہے۔ اور وہی تو عرش وغیرہ کا محافظ ہے، پس اگر (وہ عرش کیلئے) محتاج ٹھہرے تو مخلوق کی طرح ایجادِ عالم اور اسکے تدبیر پر قادر نہ ہوتا۔ پس اگر وہ ٹھہرنے اور قرار پکڑنے کیلئے محتاج ہے، تو خلقتِ عرش سے پہلے اللہ تعالی کہاں تھا۔ اللہ تعالی اس (عرش پر بیٹھنے) سے بلند و برتر ہے۔

نقر بان اللہ علی العرش استوی من غیر ان یکون له حاجة الیه او استقرار۔ وهو حافظ للعرش و غیر العرش ، فلو کان محتاجا لما قدر علی ایجاد العالم و تدبیره کالمخلوق۔ ولو کان محتاجا الی الجلوس و القرار، فقبل خلق العرش این کان الله

....

تعالی۔ تعالی اللہ عن ذلك علوا کبیرا (۳۳)۔

مثال دوم، قول ابن تیمیہؒ [ت:۷۲۸]

اسی طرح شیخ ابن تیمیہؒ [ت:۷۲۸] کی ایک موہم عبارت ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کو ایسا لگتا ہے کہ ان کے ساتھ (حالتِ بیداری) میں رجال غیب ملتے ہیں، اور انہیں لگتا ہے کہ یہ انسان ہیں، جو انہیں یہ کہتے ہیں کہ میں حضرت خضرؑ، یا حضرت الیاسؑ، یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبارک، یا حضرت ابراہیم الخلیلؑ، یا حضرت عیسیٰؑ، یا حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ یا دیگر اولیاء اللہ ملاقات کرتے ہیں، انکے سامنے ہوا میں اڑتے ہیں، ان کو خوراک و مشروبات اور نان نفقہ وغیرہ لاتے ہیں۔ یہ چیزیں وہ اپنے لئے کرامت اور معجزہ تصور کرتے ہیں، اور یہ گمان رکھتے ہیں کہ یہ رجال الغیب یا فرشتے ہیں۔ شاید وہ شیطان ہوتا ہے، جو اسے الجھاتا ہے۔

....

۳۳)۔ الامام الاعظم، نعمان بن ثابت، ابو حنیفۃ [ت:۱۵۰] کتاب الوصیۃ، ضمن العقیدۃ وعلم الکلام للامام الکوثریؒ [ت:۱۳۷۱] ص ۶۳۶۔

وَرِجَالُ الغَيْبِ هُمُ الجِنُّ وهُوَ يَحْسَبُ أَنَّهُ إِنْسِيٌّ وقَدْ يَقُولُ لَهُ أَنا الخَضِرُ أَوْ إِلْيَاسُ بَلْ أَنا مُحَمَّدٌ أَوْ إِبْرَاهِيمُ الخَلِيلُ أَوْ المَسِيحُ أَو أَبُو بَكْرٍ أَوْ عُمَرُ أَوْ أَنا الشَّيْخُ فُلانٌ أَوْ الشَّيْخُ فُلانٌ مِمَّنْ يُحْسِنُ بِهِمُ الظَّنَّ وقَدْ يَطِيرُ بِهِ فِي الهَوَاءِ أَوْ يَأْتِيهِ بِطَعامٍ أَوْ شَرابٍ أَوْ نَفَقَةٍ فَيَظُنُّ هَذا كَرامَةً؛ بَلْ آيَةً ومُعْجِزَةً تَدُلُّ عَلى أَنَّ هَذا مِن رِجالِ الغَيْبِ أَوْ مِنَ المَلائِكَةِ ويَكُونُ ذَلِكَ شَيْطانًا لَبَّسَ عَلَيْهِ (۳۴)۔

حضرت کی پوری عبارت سے قطع نظر اگر صرف ذات رسول ﷺ مبارک کی طرف توجہ کی جائے، تو یہ مسلمانوں کے نزدیک صریح گستاخی ہے کہ نبی پاک ﷺ مبارک کے حلیہ مبارکہ میں حالت بیداری میں تلبیس ابلیس ہو یا شیطان ان کی صورت میں آجائے، حالانکہ اسلامی تعلیمات کے پیش نظر حضور نبی کریم ﷺ مبارک کی حالت بیداری میں کیا، بلکہ حالت خواب میں

....

۳۴)۔ ابن تیمیۃ، احمد بن عبدالحلیم، تقی الدین [ت:۷۲۸] مجموع الفتاوی ۱۳/۷۱۔

بھی شیطان تلبس کرنے نہیں آسکتا۔ من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظة، ولا یتمثل الشیطان بی(۳۵)۔

شیخ ابن تیمیہؒ [ت:۷۲۸] کی اس عبارت کی توضیح ہم ان کی دیگر کتب سے پتا کریں تو ہمیں معلوم ہو جائے کہ شیخ ابن تیمیہؒ کی ایک مستقل عمدہ اور بہترین تالیف "الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ اس مسئلہ پر ہمیں ملتی ہے، جس میں انھوں نے دلائل سے صاف صاف یہ ثابت کیا ہے کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا صرف اور صرف قتل ہی ہے اور بس۔

شیخ ابن تیمیہؒ پر مؤلف عنایۃ اللہ عینی کی رائے

میں فقیر الی اللہ الغنی عنایۃ اللہ عینی کہتا ہوں کہ جس بندے پر امت مرحومہ میں حسن ظن کی تلقی بالقبول حاصل ہو جائے، تو اس کی مخالفت میں گفتگو کرنا جائز نہیں۔ اب شیخ اکبر ابن العربیؒ [ت:۶۳۸] ہیں، یا شیخ ابن تیمیہؒ [ت:۷۲۸]

....

۳۵)۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبداللہ [ت:۲۵۶] الجامع الصحیح ۶۹۹۳، ۱/۱۲۱۹۔

ہیں، یا ان جیسے کئی اور حضرات ہیں، جن کی آراء کو ان پر حسن ظن کی تلقی بالقبول کی وجہ سے تفردات میں شمار کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے ہم ان کے ساتھ اختلاف تو رکھتے ہیں، البتہ انکی مخالفت نہیں کرتے۔

امام تفتازانیؒ کی موہم عبارت پر تبصرہ

حضرت امام تفتازانیؒ کی شخصیت بھی امت مسلمہ میں حسن ظن کی تلقی بالقبول حاصل کرچکی ہے۔اسی بناء پر ان کی جلالت شان کے پیش نظر اول تو ان کی موہم عبارت کی از حد ممکن تاویل کریں گے، اور اگر کہیں تاویل ممکن نہ ہوئی تو پھر انکی غیر مناسب آراء کو تفرد سمجھ کر ترک کریں گے، تاہم ان کی عظمت و جلالت کو برقرار رکھیں گے، اور نہ ہی ان کی تفرد کو عام کرنا جائز رہے گا، اور نہ ہی ان کی تنقیص کرنی جائز ہوگی۔

یاد رہے مختصر المعانی امام تفتازانیؒ کی سن ۷۵۴ ھ کی تالیف ہے، جس میں وہ مذکورہ موہم عبارت موجود ہے،

....

لیکن جب ہم ان کی دیگر کتب میں مسئلہ کو حل کرنے کی جستجو کریں، تو ہمیں معلوم ہو جائے کہ امام تفتازانیؒ کی اس تالیف کے بعد دوسری تالیف میں اس کے موہم عبارت کے برخلاف صریح عبارت موجود ہے، جو عظمت صحابہؓ پر دلالت کرتی ہے، اور گستاخی صحابیت کو گمراہی سمجھتے ہیں۔ جس سے ان کی سیدی امیر معاویہؓ کے متعلق بات صاف ہو جاتی ہے۔

چنانچہ امام تفتازانیؒ [ت:۷۹۱] اس تالیف مذکورہ کے کئی سال بعد سن ۷۸۴ھ میں شرح المقاصد میں رقمطراز ہیں کہ "صحابہ کرامؓ کی تعظیم و توقیر واجب ہے اور ان کی برائی بیان کرنے سے کف لسان ضروری ہے، اور جن امور سے ان پر زد پڑتی ہے ان کی تاویلات پر محمول کرنا لازمی ہے۔ خاص طور پر مہاجرین و انصار اور بیعت رضوان والے صحابہ کرامؓ، اور جو غزوہ بدر و اُحد اور حدیبیہ والے حضرات، جن کی اونچی شان پر امت کا اجماع منعقد ہوا ہے، اور ان (کی عظمت) پر قرآن وسنت صحیحہ دال ہیں۔

....

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر روافض کی طرف سے بغض و حسد میں جھوٹے واقعات کی وجہ سے طعن کیا جاتا ہے ، حالانکہ یہ من گھڑت روایات خیر القرون میں نہیں تھیں ۔ ان لوگوں (روافض) سے بچتے رہنا چاہیئے ، کیونکہ ان کی یہ جھوٹی کہانیاں گمراہ کن ہوتی ہیں اور اگر کسی کو متاثر نہ کرے تو پھر بھی حیران ضرور کردیتی ہیں ۔ اور آپ کیلئے وہ دلائل کافی ہیں جنہیں ہم نے ذکر کئے ہیں ۔ نہ ہی خیر القرون میں اور نہ ہی اہل بیت رضی اللہ عنہم نے ان کی برائی بیان کی ہیں ، بلکہ انھوں نے اور علماء اہل السنۃ نے اپنے خطبوں میں ، اپنی کتابوں میں ، اپنے رسائل میں اپنی شاعری میں ان کی تعظیم اور مدح وثنا بیان کی ہیں ۔

يجب تعظيم الصحابة والكف عن مطاعنهم ، وحمل ما يوجب بظاهره الطعن فيهم على محامل و تأويلات ، سيما المهاجرين والأنصار وأهل بيعة الرضوان ، ومن شهد بدرا وأحدا

....

والحديبية ، انعقد على علو شأنهم الإجماع ، وشهد بذلك
الآيات الصراح، والأخبار الصحاح۔

وللروافض سيما الغلاة منهم مبالغات فى بغض البعض
من الصحابة - رضى الله عنهم- والطعن فيهم بناء على حكايات
وافتراءات لم تكن فى القرن الثانى والثالث، فإياك والإصغاء إليها،
فإنها تضل الأحداث، وتحير الأوساط وإن كانت لا تؤثر فيمن له
استقامة على الصراط المستقيم، وكفاك شاهدا على ما ذكرنا أنها
لم تكن فى القرون السالفة ولا فيما بين العترة الطاهرة، بل ثناؤهم
على عظماء الصحابة وعلماء السنة والجماعة ، والمهديين من
خلفاء الدين مشهور فى خطبهم ورسائلهم وأشعارهم ومدائحهم
مذكور" (٣٦)۔

....

٣٦)۔ التفتازانى ، مسعود بن عمر، سعد الدين [ت :٧٩١] شرح المقاصد ٣٠٣/٥۔

شرح العقائد کی شرف قبولیت

امام تفتازانیؒ کی ہر ایک کتاب کو اللہ تعالی نے شرف قبولیت سے نوازا ہے، لیکن ان سب میں بڑھ کر شرف قبولیت والی ان کی کتاب شرح العقائد النسفیہ ہے۔ واضح رہے کہ العقائد النسفیۃ مفتی الثقلین امام نجم الدین ابو حفص عمر بن محمد النسفیؒ [ت:۵۳۷] کی تصنیف ہے، امام نسفیؒ کی اس تصنیف کو خداوند متعال نے چہار دانگ عالم میں شرف قبولیت سے نوازا ہے۔ یہ کتاب امام اعظمؒ کی تعلیمات پر مشتمل مباحث ہے۔ اس کی بیسوں شروحات لکھی گئی ہیں، جن میں سب سے زیادہ شہرت وقبولیت امام تفتازانیؒ کی شرح العقائد النسفیۃ کو حاصل ہوئی ہے۔ امام تفتازانیؒ نے اس شرح میں اہل حق کے ہر دو مکاتبِ فکر الحنفیہ اور الاشاعرہ کے مناہجِ عقدیہ کو ایک ساتھ ملاکر اہل حق کا ایک بہترین امتزاج پیش کیا ہوا ہے۔ اس سے پہلے یہ دونوں مکاتب فکر الگ الگ اختلاف رائے کے ساتھ

....

رواں دواں تھے، سب سے پہلے یہی امام تفتازانیؒ تھے کہ جنہوں نے ان دونوں مکاتب فکر کو ایک ساتھ ملایا۔

امام تفتازانیؒ کی اس شرح العقائد النسفیۃ کی صحت اور حقانیت پر اہل حق اہل سنت کا اتفاق ہوا اور ہر دور، ہر زمانے میں اس کی درس ہوتی رہی، جس کے نتیجے میں اس کے سو سے زیادہ شروحات اور حواشی لکھی جاچکی ہیں۔ جن کے مصنفین اپنے اپنے زمانے کے جید علماء تھے۔تاہم یہ سلسلہ تاہنوز جاری ہے اور علم کلام کے ماہر مدرسین اپنے اپنے ہنر آزمائی کی مشق جاری رکھے ہوئے ہیں۔

شرح العقائد کی شروحات وحواشی کی فہرست

ذیل میں شرح العقائد کی چند ایک شروحات وحواشی ذکر کی جاتی ہیں۔

* شرح ابن جماعۃؒ، عزالدین محمد بن ابي بکرؒ [ت:۸۱۹]
* حاشیۃ المولی احمد البردعیؒ [ت:۸۵۰]
* شرح عبداللطیف الکرمانیؒ [ت: قبل ۸۵۰]

....

* حاشية المولى خضر شاه الرومی المنتشاوی رحمہ اللہ [ت:۸۵۳]
* حاشية قره جه، شمس الدین احمد رحمہ اللہ [ت:۸۵۴]
* حاشية المولى محمد بن مانیاس رحمہ اللہ [ت:۸۵۵]
* شرح احمد بن موسی الخیالی رحمہ اللہ [ت:۸۶۲]
* حاشية بدرالدین الفیومی رحمہ اللہ [ت:۸۷۱]
* حاشية علاء الدین منصفک رحمہ اللہ [ت:۸۷۱]
* حاشية ابراهيم بن عمر البقاعی رحمہ اللہ [ت:۸۸۵]
* حاشية حسن الجلبی رحمہ اللہ [ت:۸۸۶]
* حاشية الیاس بن ابراهيم السنیوبی رحمہ اللہ [ت:۸۹۱]
* حاشية خطيب الحرية رحمہ اللہ، محمد بن محمد [ت:۸۹۳]
* حاشية خواجه زاده رحمہ اللہ [ت:۸۹۳]
* حاشية القاضی احمد بن یوسف الحصنکیفی رحمہ اللہ [ت:۸۹۵]
* شرح ملازاده، احمد بن عثمان الهروی رحمہ اللہ [ت:۹۰۰]
* حاشية المولى علاء الدین، علی العربی رحمہ اللہ [ت:۹۰۱]
* حاشية المولى محی الدین محمد بن ابراهيم النکساری رحمہ اللہ [ت:۹۰۱]

....

* حاشیۃ الکستلی، مصلح الدین القسطلانیؒ [ت:۹۰۱]

* حاشیۃ محمد بن ابی شریف القدسیؒ [ت: ۹۰۵]

* حاشیۃ شہاب الدین احمد العینیؒ [ت:۹۰۹]

* تخریج احادیثہ، جلال الدین السیوطیؒ [ت:۹۱۱]

* حاشیۃ المولی سنان الدین، یوسف الحمیدیؒ [ت: ۹۱۲]

* حاشیۃ ابن الغرابیلی، محمد بن قاسم الغزیؒ [ت:۹۱۸]

* حاشیۃ المولی حکیم شاہ، محمد بن مبارک القزوینیؒ [ت: ۹۲۰]

* شرح ابن غرس الحنفیؒ [ت: ۹۲۳]

* حاشیۃ زکریاء الانصاریؒ [ت:۹۲۶]

* شرح ایاس باشاؒ [ت:۹۲۷]

* حاشیۃ لطف اللہ بن الیاس الرومیؒ [ت:۹۳۰]

* حاشیۃ احمد بن عبداللہ القریمیؒ [ت: ۹۴۳]

* حاشیۃ العصام، ابراہیم بن محمد الاسفرائینیؒ [ت:۹۴۵]

* حاشیۃ المولی ابن خضر قول احمدؒ [ت: ۹۵۰]

....

* حاشية ناصر الدين اللقانی رح [ت:۹۵۸]

* شرح علی بن علی النجاری رح [ت:بعد۹۶۷]

* حاشية قرة دده کمال، اسماعیل بن بالی رح [ت:۹۷۵]

* حاشية رمضان بن عطدا لمحسن البهشتی رح [ت:۹۷۹]

* تخریج احادیثه، للملا علی القاری رح [ت:۱۰۱۴]

* حاشية منصور الطبلاوی رح [ت:۱۰۱۴]

* حاشية رمضان آفندی رح [ت:۱۰۱۷]

* حاشية ابراهيم اللقانی رح [ت:۱۰۴۰]

* حاشية الملا عبدالحکیم السیالکوتی رح [ت:۱۰۶۷]

* حاشية محمد بن حمزة الدباغ، تفسیری آفندی رح [ت:۱۱۱۱]

* شرح الفاضل عمر بن مصطفی کرامة الطرابلسی رح [ت:بعد۱۱۲۶]

* حاشية المولی صلاح الدین البحرانی رح [ت:۱۱۴۷]

* حاشية الساجقلی زاده، محمد المرعشی رح [ت:۱۱۵۰]

* حاشية یوسف آفندی زاده رح [ت:۱۱۶۷]

* حاشية المولی السید محمد بن حمید الکفوی رح [ت:۱۱۷۴]

* حاشیۃ صالح الدینؒ

* حاشیۃ محمد بن عوضؒ

* شرح بیرالوجہ، المولی محی الدین محمدؒ

* حاشیۃ السبکیؒ

* حاشیۃ نورالدین البخاریؒ (۳۷)۔

ان شروحات وحواشی کے علاؤہ بیسوں اور بھی اس کی شروحات وحواشی موجود ہیں، جنھیں طوالت کی خوف سے ذکر نہیں کیا جاتا۔

....

۳۷۔ کشف الظنون مع ایضاح المکنون، وہدیۃ العارفین ۱۱۴۵/۲۔

امام تفتازانیؒ حنفی تھے

بعض لوگوں نے امام تفتازانیؒ کی کچھ اشعری آراء پر انہیں شوافع میں شمار کیا ہے، لیکن تحقیق کے مطابق سیدی امام تفتازانیؒ ایک حنفی عالم دین تھے۔ ہمارے پاس ان کے حنفی ہونے کے کئی وجوہ ہیں۔

وجہ اول

امام سعد الدین تفتازانیؒ نے فروع میں سبھی کتابیں حنفی مذہب پر لکھی ہیں، ذیل میں ان کو ذکر کیا جاتا ہے۔

* مفتاح الفقہ
* فتاوی الحنفیۃ
* التلویح علی التوضیح
* تکملۃ شرح الھدایۃ للسروجیؒ
* شرح فرائض السراجیۃ للسجاوندیؒ
* تلخیص شرح الغجدوانی للجامع الکبیر للخلاطی الحنفیؒ

....

وجہ دوم

امام تفتازانیؒ نے اپنی کتاب "التلویح" میں جگہ جگہ پر اپنی طرف نسبت کرکے حنفیہ کا مذہب ذکر کرتے ہیں اور مذہب شافعی کو جوابات دیتے ہیں۔چنانچہ مبحث تعارض الخاص والعام میں لکھتے ہیں کہ "واذا ثبت ای کون العام قطعیا عندنا خلافا للشافعي ... وعند الشافعي يخص العام بالخاص ... وعندنا يثبت حكم التعارض۔

دوسری جگہ مفہوم مخالف کی بحث میں رقمطراز ہیں ،

"فعنده۔ أى الشافعي۔ لايجوز نكاح الامة عند استطاعة نكاح الحرة ... وعندنا هو عدم أصلى فلا يصلح مخصصا ... على ما هومذهب الشافعي رحمه الله تعالى ولاناسخا على ما هومذهبنا"

تیسری جگہ مبحث مامور بہ کی اداء وقضا پر لکھتے ہیں ،

"واختلفوا فی القضاء بمثل معقول ، فعند البعض بسبب جديد

....

وعند جمهور أصحابنا كالقاضي أبي زيد و شمس الإئمة و فخر الإسلام رحمهم الله تعالى يجب بالدليل"

چوتھی جگہ مبحث علت کی پہچان میں محرر مسئلہ ہیں

فالتعليل لا يُقبل ما لم يقم الدليل على كون الوصف ملائما وبعد الملائمة لا يجب العمل به إلا بعد كونه مؤثرا عندنا، ومُخيلا عند أصحاب الشافعي رحمه الله تعالى " (۳۸)۔

....

۳۸) ۔ التفتازانی، مسعود بن عمر سعد الدین [ت:۷۹۱] التلویح علی التوضیح ۷۵، ۲۸۰، ۳۱۱، ۱۳۸۔

وفات

امام تفتازانیؒ ۷۹۱ھ(۳۹) کو سمرقند میں فوت ہوئے، بعدازیں آپ کی جسد خاکی کو سرخس لے جاکر دفنایا گیا(۴۰)۔

تمت بالخیر
وصل اللہ علی النبی الامی
وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

....

۳۹)۔ابن حجر العسقلانی، علی بن احمد، ابو الفضل [ت:۸۵۲] الدرر الکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ، رقم ۲۳۰۰، ۱۱۲/۶۔ ابن عربشاہ، احمدبن محمد، ابو محمد [ت:۸۵۴] عجائب المقدور فی اخبار تیمور ص ۴۶۶۔

۴۰)۔الادنہ وی، احمد بن محمد [ت:۱۱۰۰] طبقات المفسرین ص ۳۰۲۔ الشوکانی، محمد بن علی، [ت:۱۲۵۰] البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع ۳۰۴/۲۔

